

مدیر کے نام

عبد اللہ خضر، کراچی

ڈاکٹر انیس احمد نے طالبہ کو جو جواب دیا ہے ("نقدس کا مجروح ہونا"، جنوری ۲۰۰۱ء) وہ ایک پہلو سے تو بہت خوب ہے، لیکن کئی پہلوؤں سے تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی کوئی تدبیر نہیں بتائی گئی کہ دوسرے فریق کو ایکسپوز کیا جائے تاکہ وہ آئندہ کسی اور کے ساتھ اس طرح کی کارروائی سے باز رہ سکے۔ یا کم سے کم یہ یقین ہی حاصل کیا جائے کہ وہ بھی تائب ہو گیا ہے۔ اس طرف بھی اشارہ کیا جانا چاہیے تھا کہ ذمہ داری سے بری وہ بزرگ اور والدین بھی نہیں ہیں جو دنیا دیکھنے کے باوجود اپنی لڑکیوں کو اس طرح کی نیوشن کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ہمارا وہ نظام بھی تبصرے کا موضوع بننا چاہیے تھا جس میں اس طرح کے واقعات روز افزوں ہیں اور واقع ہو جائیں تو تدارک کے لیے کوئی راستہ نہیں۔ شریعت کے احکامات جس میں اس طرح کی تہنائی کو سر سے منع کیا گیا ہے ان کی حکمت بھی واضح ہوتی ہے کہ جہاں شیطان تیسرا سانس بھی ہو وہاں ہر چیز ممکن ہے۔

محمد عثمان لاہور

"پاکستانی معاشرے کی مزاجی کیفیت" (جنوری ۲۰۰۱ء) میں لسانی عصیتوں کے حوالے سے یہ بیان کہ "چھوٹے صوبوں کے عوام میں یہ بات متفق علیہ ہو گئی ہے کہ پنجاب ہم سے زیادتی کرتا رہا ہے اور مزید کر رہا ہے" (ص ۶۳) امر واقعہ کے خلاف ہے۔ عوام اپنے مسائل اور محرومیوں سے پریشان ضرور ہیں لیکن ایک عام آدمی محبت وطن ہے، پاکستان کی سلامتی و یک جہتی کا خواہاں ہے، اور ملک میں اسلام کا نفاذ چاہتا ہے۔ وہ صوبائی عصیتوں کو ملک کے لیے نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اس لیے آپ کے رسالے میں ایک محدود حلقے کے تاثر کا اتنے عموم اور قطعیت سے بیان صدمہ کا باعث ہوا۔ عبدالکریم عابد جیسے کہنہ مشن صحافی کا قلم محتاط ہونا چاہیے تھا۔

ڈاکٹر ایچ بی خان، کراچی

"۶۰ سال پہلے" (جنوری ۲۰۰۱ء) میں سید احمد شہید کی تاریخ شہادت ۲۳ ذی قعدہ ۱۲۳۶ھ مطابق ۱۸۳۰ء درج ہوئی ہے۔ درست ۶ مئی ۱۸۳۱ء ۲۳ ذی القعدہ ۱۲۳۶ھ ہے (اردو دائرہ معارف اسلامی، جلد ۲، جامعہ پنجاب لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۱۳۱)۔ غالباً صاحب کتاب سے سہواً ہوا ہے لیکن علمی اور تاریخی اعتبار سے اس کی اصلاح بہت اہم اور ضروری ہے۔

مقصود احمد، لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کا صرف اہل زبان ہی مطالعہ نہیں کرتے بلکہ کم پڑھے لکھے بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس لیے اسے معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم بھی ہونا چاہیے۔ "ذکر صدقہ کی فضیلت کا" (جنوری ۲۰۰۱ء) عام فہم معلوم نہیں ہوتا، مثلاً "اللہ کے احسان کی کچھ نہایت نہیں ہے" (ص ۲۶)۔ اسی طرح اسی صفحہ پر حدیث کا ترجمہ دیکھیے: "غذاب کی گئی عورت ایک بلی کے پیچھے کہ اس کا باندھ کر رکھا یہاں تک کہ بھوک سے مر گئی"۔ کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ بلی مر گئی یا عورت۔ تجویز ہے کہ انفارمیشن ٹکنالوجی سے متعلق بھی مضامین شائع کیے جانے چاہئیں۔